جاوید احمد غامدی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آل عمران

(۲۳)

(گزشتہ سے پیوستہ)

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ، فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ، فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ
عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۳۷﴾ هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ، وَهُدًى، وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۳۸﴾ وَلَا
تَهِنُوْا، وَلَا تَحْزَنُوْا، وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۹﴾ اِنْ يَّمْسَسْكُمْ
قَرْحٌ، فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ، وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ، وَلِيَعْلَمَ

(ایمان والو، آخری فتح تمھاری ہوگی)۔ اِس کی بہت سی مثالیں تم سے پہلے گزر چکی ہیں۔ سو اپنی اس سرزمین ہی میں چل پھر کر دیکھ لو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا ہے۔ یہ نہایت واضح تنبیہ ہے اُن لوگوں کے لیے (جو پیغمبر کو جھٹلا دینے پر مصر ہیں) اور ہدایت و نصیحت اُن کے لیے جو اللہ سے ڈرنے والے ہیں۔ (اِس لیے مطمئن رہو) اور (اِس شکست سے) بے حوصلہ نہ ہو اور غم نہ کرو۔[۲۰۴] اگر تم مومن ہو تو غلبہ بالآخر تمھیں ہی حاصل ہوگا۔[۲۰۵] (اِس وقت) اگر تم کو چوٹ لگی ہے تو ایسی ہی چوٹ[۲۰۶] (اِس سے

---

[۲۰۴] اشارہ ہے اس شکست کی طرف جس سے احد کے موقع پر مسلمانوں کو اپنی ایک غلطی کی وجہ سے دوچار ہونا پڑا۔

[۲۰۵] یہ اس سنت الٰہی کی طرف اشارہ ہے جس کے تحت رسولوں کے منکرین پر ان کی طرف سے اتمام حجت

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا، وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ، وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۰﴾
وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا، وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۱﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا

پہلے) دشمن[۲۰۷] کو بھی لگ چکی ہے۔ اور دنوں[۲۰۸] کا یہ الٹ پھیر تو ہم لوگوں کے اندر (اِس لیے) کرتے ہیں (کہ اُن کا امتحان کریں[۲۰۹]) اور اِس لیے کہ اللہ ایمان والوں کو جان لے اور تم میں سے اُن لوگوں کو چھانٹ لے جو (اپنی جان دے کر بھی) حق کی گواہی دینے والے ہوں[۲۱۰] ـــــ (اِن مصالح کو سمجھنے کی کوشش کرو اور (یاد رکھو کہ) اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا[۲۱۱] ـــــ اور[۲۱۲] اِس لیے (کرتے ہیں) کہ ایمان والوں کو اللہ الگ

کے بعد عذاب آجاتا اور ان کے ماننے والوں کو اللہ تعالیٰ لازماً غلبہ عطا فرماتے ہیں۔ اس سنت کے مظاہر سرزمین عرب میں عاد وثمود، قوم لوط اور قوم شعیب کے آثار کی صورت میں موجود تھے۔ قرآن نے یہاں انھی مظاہر کو سنن سے تعبیر فرمایا ہے۔

[۲۰۶] یعنی بدر کے موقع پر۔

[۲۰۷] اصل میں لفظ 'القوم' استعمال ہوا ہے۔ اہل عرب کے عرف میں یہ اس طرح کے موقعوں پر حریف اور دشمن کے لیے آتا ہے۔

[۲۰۸] اصل میں لفظ 'الایام' آیا ہے۔ یہ جب اس طریقے سے جمع کی صورت میں آئے تو اس سے مراد تاریخ کے وہ دن ہوتے ہیں جن میں بڑے بڑے حوادث اور واقعات پیش آئے ہوں۔

[۲۰۹] یہ 'ولیعلم اللّٰہ الذین اٰمنوا' کا معطوف علیہ ہے جو عربیت کے اسلوب پر اصل میں حذف ہو گیا ہے۔

[۲۱۰] اس سے معلوم ہوا کہ احد کے موقع پر جو افتاد پیش آئی، اس میں دوسری مصلحتوں کے ساتھ ایک مصلحت یہ بھی تھی کہ جو لوگ راہ حق میں شہادت کی سعادت حاصل کرنا چاہتے ہیں، ان کی یہ آرزو بھی اس موقع پر پوری ہو جائے۔ اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اس زمانے میں شہادت کی طلب مسلمانوں کے اندر کتنی شدید تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اس جذبے کی تسکین کے لیے یہ موقع فراہم کرنا ضروری سمجھا۔

[۲۱۱] یعنی اس شکست سے یہ خیال نہ کرو کہ اللہ اب ان منکروں ہی سے محبت کرنے لگا ہے، نہیں، وہ ان ظالموں کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔ اس کے پیش نظر کچھ مصالح تھے جن کی وجہ سے اس نے مسلمانوں کی یہ ہزیمت گوارا کی ہے۔

[۲۱۲] جملۂ معترضہ کے بعد یہاں سے کلام پھر اوپر کے بیان سے مربوط ہو گیا ہے۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

الْجَنَّةَ، وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ، وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۲﴾ وَلَقَدْ
كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ، فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ، وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۱۴۳﴾

کر لے اور اِن منکروں کو مٹا دے[۲۱۳] ـــــ کیا[۲۱۴] تم نے یہی سمجھا کہ جنت میں داخل ہو جاؤ گے، اور اللہ نے ابھی اُن لوگوں کو دیکھا ہی نہیں جنھوں نے تمھارے اندر سے جہاد کیا (اور جنھوں نے نہیں کیا) ـــــ اور اِس لیے (کرتے ہیں) کہ اللہ اُن کو بھی جان لے جو ثابت قدم رہنے والے ہوں[۲۱۵]۔ (اب حوصلہ چھوڑ رہے ہو) اور موت کے (اِس طرح) سامنے آجانے سے پہلے تم اُس کی تمنا کر رہے تھے۔ سو (تمھاری یہ تمنا پوری ہوگئی، اس لیے کہ) اب تو موت کو تم نے آنکھیں چار کر کے دیکھ لیا ہے[۲۱۶]۔ ۱۳۷۔۱۴۳

[۲۱۳] مطلب یہ ہے کہ منکروں کو مٹانا بھی اسی وقت ممکن تھا، جب وہ بالکل ممیّز ہو گئے ہوں، لہٰذا ضروری ہوا کہ لوگوں کو امتحان کی بھٹی سے گزارا جائے تاکہ ہر قسم کا کھوٹ ان کے اندر سے نکل کر علیحدہ ہو۔ چنانچہ مسلمانوں کی شکست، درحقیقت انھی منکروں کو مٹانے کی ایک تدبیر تھی۔

[۲۱۴] یہ پھر ایک جملۂ معترضہ ہے جس سے مخاطبین کو ان کے اس خیال پر برسرموقع تنبیہ کی گئی ہے جو اوپر کی بات سے ان کے ذہن میں پیدا ہوا ہے کہ مومنین اور منکرین کو الگ الگ کرنے کے لیے ہمارے ایمان ہی کو کافی کیوں نہیں سمجھا گیا؟ اس کے لیے یہ کیوں ضروری ہوا کہ لوگوں کو اس طرح کے امتحان سے گزارا جائے؟

[۲۱۵] اصل الفاظ ہیں: 'ویعلم الصّٰبرین'۔ اس کا عطف بھی، صاف واضح ہے کہ 'ولیعلم اللّٰہ الذین اٰمنوا' پر ہے اور اس کے اور 'یمحق الکافرین' کے درمیان کا جملہ جملۂ معترضہ ہے جو مخاطبین کے ایک خیال پر، جیسا کہ بیان ہوا، برسرموقع تنبیہ کے لیے آگیا ہے۔

[۲۱۶] یہ مخاطبین کی طرف سے شوق جہاد کے اظہار اور اللہ کی راہ میں اپنی جان قربان کر دینے کے ان دعووں پر تعریض ہے جو وہ احد کے معرکے میں اترنے سے پہلے کر رہے تھے۔

[باقی]

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org